بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریر: امام غزالیؒ

13 Jul,2011

آدمی کے باطنی اوصاف

" جاننا چاہیے کہ ہر آدمی کا کسی باطنی لشکر کے ساتھ ایک تعلق ہے اور ہر لشکر کے سبب آدمی میں ایک مخصوص صفت ہے۔ ان میں بعض برے اخلاق ہیں جو آدمی کو تباہ کر دیتے ہیں اور بعض اچھے جو اسے نیک بختی کے مقام پر فائز کر دیتے ہیں۔ یہ اخلاق ہیں تو بہت لیکن مجموعی اعتبار سے ان کی چار قسمیں ہیں۔

- ......چار پایوں کے اخلاق۔
- ....درندوں کے اخلاق۔
- ....شیطانوں کے اخلاق۔
- اور....................فرشتوں کے اخلاق۔

چونکہ آدمی میں لالچ اور خواہش ہے:

اس لیے وہ چوپایوں جیسے کام کرتا ہے۔ مثلاً.....کھانا پینا.......اور تعلقات زن وشوئی۔

پھر چونکہ اس میں غصہ ہے:

اس لیے وہ درندوں جیسے کام کرتا ہے۔ مثلاً..مارنا....اور مار ڈالنا،..گالی گلوچ،....... ہاتھا پائی۔

اور حیلہ ومکر کے ذریعہ:

لوگوں میں فساد ڈالنے کی عادت میں ہے۔ اس وجہ سے وہ شیطانوں جیسے کام کرتا ہے۔

اور عقل وشعور آدمی میں موجود ہے:

اس وجہ سے وہ فرشتوں کے سے کام کرتا ہے۔ مثلاً علم سے پیار ،.....برے کاموں سے پرہیز اور لوگوں کی بھلائی کی خواہش، مکروہ گھٹیا کاموں سے بچنا تا کہ عزت محفوظ رہے۔ ہر کام میں حق کو پہچان کر خوش ہونا اور جہالت ونادانی کو عیب جاننا۔

حقیقت میں دیکھا جائے تو آدمی کی طبیعت میں چار چیزیں ہیں:

کتے کی خصوصیت،......سور کی خصوصیت،.......شیطانیت،......اور فرشتوں کی خصوصیت۔

کتا اپنی صورت کی وجہ سے بُرا نہیں۔ بلکہ حقیقت میں اپنی عادات کی وجہ سے بُرا ہے۔ کہ آدمی سے اُلجھتا ہے۔ حتی کہ اپنی جنس ہی کو دیکھ کر چلانا اور چیخنا شروع کر دیتا ہے۔

اسی طرح سور بھی اپنی صورت کے اعتبار سے بُرا نہیں بلکہ اس وجہ سے بُرا ہے کہ ناپاک اور گندی چیزوں کی طمع رکھتا ہے۔

کتے اور سور کی یہی حقیقت ہے اور آدمی میں بھی یہ چیزیں موجود ہیں۔ اس طرح شیطانیت اور فرشتہ صفت کے یہی معنی ہیں۔

آدمی کے لیے حکم یہ ہے کہ عقل کا نور جو فرشتوں کے انوار وآثار سے ہے، اس کی بدولت شیطان کا مکر وحیلہ معلوم کرے۔

تاکہ رسوانہ ہواور شیطان اس سے فریب نہ کرسکے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر آدمی پر ایک شیطان مسلط ہے حتی کہ میرے ساتھ بھی ایک شیطان تھا۔لیکن میرے اللہ نے اس پر مجھے غلبہ عطا فرمایا اور وہ مغلوب ہو گیا۔ اب وہ مجھے برائی کا حکم نہیں دے سکتا۔

اس طرح آدمی یہ بھی حکم ہے کہ لالچ اور خواہش کے سور اور غصہ کے کتے کو قابو میں رکھے اور عقل کو ان پر حاکم بنائے۔ تاکہ وہ اس کے حکم سے حرکت کریں۔ جو آدمی ایسا کرے گا اس کو اچھے اخلاق حاصل ہوں گے اور اسے سعادت نصیب ہو گی اور ایسا اگر نہیں کرے گا اور خود ان کو محکوم ہو جائے گا تو برے اخلاق سے دوچار ہو گا۔ جو بدبختی کا باعث ہوں گے۔

اگر خواب یا بیداری میں اس کو اس کے حال کی مثال دکھائیں تو اپنے آپ کو دیکھے گا کہ ایک سور یا کتے یا شیطان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑا ہے۔ اگر کوئی کسی مسلمان کو کسی کافر کے سپرد کر دے تو وہ کافر اس کا جو حال کرے گا وہ معلوم ہی ہے اور اگر فرشتہ کو.....کتے ،سور یا شیطان کی قید میں دے دیں تو اس فرشتہ کا حال مسلمان سے بھی بدتر ہو گا۔ اگر لوگ انصاف سے کام لیں اور سوچیں تو انہیں معلوم ہو گا کہ وہ دن رات اپنے نفس کی خواہشات کا شکار ہیں اور گو کہ وہ ظاہر میں آدمی کے مشابہ ہیں۔

لیکن روز حشر یہ راز کھلے گا اور ظاہر و باطن یکساں ہو نگے۔ جن پر تو خواہش اور لالچ غالب ہیں لوگ انہیں سور کی شکل میں دیکھیں گے اور جن پر غصہ غالب ہے وہ کتے یا بھیڑیئے کی شکل میں ہوں گے۔ یہی وجہ سے کہ اگر کسی نے بھیڑیئے کو خواب میں دیکھا تو اس کی تعبیر یہ ہو گی۔ یہ شخص ظالم ہے اور اگر کسی نے سور کو خواب میں دیکھا تو اس کی تعبیر نجس و ناپاک آدمی سے ہو گی۔ کیونکہ نیند موت کی بہن ہے اور نیند کے سبب اس جہان سے جتنا دور ہوا، اسی کے مطابق صورت ہو گی اور ہر شخص کو ویسے ہی دیکھے گا جیسا اس کا باطن ہے۔ یہ بڑا اہم راز ہے جس کی یہ کتاب متحمل نہیں۔

جب یہ معلوم ہو گیا کہ باطن میں یہ حکم دینے والے موجود ہیں تو اب خود اپنی حرکات و سکنات کو دیکھ کہ چاروں میں سے تو کس کا تابع ہے اور تیری عادات پر کس کا غلبہ ہے؟؟ اور تو یقین کر کہ تو جو حرکت کرے گا اس سے تیرے دل میں ایک صفت پیدا ہو جائے گی اور اگلے جہان میں وہ تیری مصاحب و رفیق ہو گی۔ انہیں صفات کو اخلاق کہتے ہیں۔

اور سب اخلاق انہیں چار حکم کرنے والوں کے سبب پیدا ہوتے ہیں:

یعنی اگر تو خواہش کے سور کا مطیع ہے تو

پلیدی، بے حیائی، لالچ، خوشامد، گندگی، دوسرے کی برائی پر خوش ہونا جیسی صفات پیدا ہوں گی۔

اگر تو اس سور کو دبانے اور قابو کرنے میں کامیاب ہو گیا تو

قناعت، حیا، شرم، دانائی، پارسائی، بے طمعی اور غریبی جیسی صفات پیدا ہوں گی۔

اگر تو غضب کے کتے تابع ہو گیا تو

نڈر رہونا، ناپاکی، بڑا بول بولنا، غرور و تکبر، خود نمائی، طنز و تمسخر، دوسرے کو حقیر جاننا اور لوگوں سے الجھنا اور

لڑنا جیسی باتیں تیرے اندر پیدا ہوجائیں گے۔

اور اگر تو اس کتے کو قابو میں رکھ سکا تو

صبر، برد باری، درگذر، استقلال، بہادری، سکوت اور بزرگی جیسے اوصاف تیرے اندر نمایاں ہوں گے۔

اور اگر تو اس شیطان کی اطاعت کرے گا جس کا کام کتے اور سور کو ورغلا کر دلیر کرنا اور مکر سکھانا ہے تو

دھوکہ دینا، خیانت کرنا، جعل سازی جیسے اوصاف خبیثہ تیرے اندر پیدا ہوں گے۔

اور اگر تو نے اس کو زیر کرلیا اور اس کے مکروفریب میں نہ آیا اور عقل کے لشکر کی مدد کرتا رہا تو

دانائی، معرفت، علم، حکمت، صلاحیت، حسنِ اخلاق اور بزرگی جیسی صفات پیدا ہوں گی۔

اور یہ اوصاف جو تیرے ساتھ رہیں گے تو تیری نیک یادگار ہوں گی۔ اور تیری نیک بختی کا بیج ثابت ہوں گے۔ **اور جن کاموں سے برے اخلاق پیدا ہوتے ہیں انہیں گناہ کہتے ہیں اور جن کاموں سے اچھے اخلاق پیدا ہوتے ہیں انہیں عبادت کہتے ہیں۔**

آدمی کے حرکات وسکنات کا معاملہ دو طرح (گناہ اور عبادت) کا ہے جن کا ابھی ذکر ہوا ہے۔ گویا دل ایک روشن آئینہ ہے اور برے اخلاق دھواں اور تاریکی ہیں۔ ان اثرات سے آئینۂ دل تاریک وسیاہ ہوجاتا ہے۔ اور اگر ایسا ہوگیا تو قیامت کے دن اللہ تعالی کے دیدار سے ایسا انسان محروم رہے گا اور نیک اخلاق روشنی اور نور کی مانند ہیں جو آئینہ قلب کو اجلا کر دیتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اتبع السيئة الحسنة تمحها

ترجمہ: ہر برائی کے بعد نیکی کروتا کہ برائی کو مٹادے

اور اس کا اثر ختم کردے اور قیامت میں آدمی کا دل یا تو روشن ہوگا یا تاریک۔ اور نجات اُسے نصیب ہوگی جو روشن ہوگا۔

فلا ينجو الا من آتى الله بقلب سليم

نجات صرف اسے نصیب ہوگی جو گناہوں سے پاک دل لے کر آیا

ابتدائے تخلیق کے اعتبار سے آدمی کا دل لوہے جیسا ہے جس سے روشن آئینہ بنتا ہے۔ کہ تمام عالم اس کے ذریعہ دکھائی دیتا ہے۔ بشرطیکہ اسے حفاظت سے رکھے۔ اور اگر حفاظت نہیں کرے گا تو اسے زنگ لگ جائے گا۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

كلا بل سكتة **ران على قلوبهم ما كانو يكسبون**

ہرگز نہیں، بلکہ یہ جو اعمال کرتے ہیں اُن کا زنگ ان کے دِلوں پر بیٹھ گیا ہے۔ (المطففین۔14)

(امام غزالیؒ: کیمیائے سعادت صفحہ نمبر 26 تا 28)

❁❁❁❁

انجمن سرفروشانِ اسلام، انٹرنیشنل